60375-کیا سلس البول (پیشاب نہ رکنے کی بیماری) والے شخص کی امامت صحیح ہے ؟

سوال

کیا پیشاب نہ رکنے کی بیماری والا شخص امامت کرواسکتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

پیشاب نہ رکنے کی بیماری والا شخص اپنے جیسی بیماری والے شخص کی امامت کرواسکتا ہے، لیکن صحیح اور تندرست اشخاص کی امامت کروانے میں علماء کرام کا اختلاف ہے.

بعض علماء کرام کہتے ہیں کہ امامت کروانا جائز نہیں، بلکہ ان کی نماز باطل ہوجائیگی، اور بعض علماء کرام صحیح کہتے ہیں.

موسوعۃ الفقھیۃ میں ہے :

"فقھاء کرام متفق ہیں کہ اگر امام پیشاب نہ رکنے کی بیماری میں بتلا ہو اور مقتدی بھی ایسے ہی تو نماز جائز ہے، لیکن اگر امام اس بیماری کا شکار ہو اور مقتدی صحیح و تندرست ہوں تو اس کی امامت کے جواز میں فقھاء کرام کے دو قول ہیں :

پہلا قول :

احناف اور حنابلہ کے ہاں جائز نہیں، کیونکہ صاحب عذر حقیقتا حدث میں ہی نماز ادا کرتا ہے، لیکن ان کا یہ حدث ان کے حق میں نہ ہونے جیسا ہے کیونکہ یہ ادا کے لیے ضرورت ہے، اس لیے انہیں کوئی نقصان نہیں دے گا، کیونکہ ضرورت اس کے مطابق مقدر ہوگی، اور اس لیے بھی کہ صحیح اور تندرست شخص معذور سے زیادہ قوی ہے، اور قوی و طاقتور کی بنا ضعیف پر نہیں ہوسکتی.

دوسرا قول :

مالکیہ اور شافعیہ کے ہاں ان کی نماز
صحیح ہے، اور وہ نماز نہیں لوٹائیں گے، اور اس لیے بھی کہ جب عذر والے عذر کی بنا
پر معاف ہے تو دوسرے کے لیے بھی معاف ہے، لیکن مالکیہ نے یہ صراحت کی ہے کہ اس
بیماری والے کا صحیح اور تندرست لوگوں کی امامت کرنا مکروہ ہے" انتہی باختصار

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ(187/25
).

اور المجموع للنووی (160/4) بھی
دیکھیں.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے
دریافت کیا گیا:

پیشاب کی بیماری والے کی امامت کا
حکم کیا ہے؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" جسے پیشاب (سلس بول) وغیرہ کی
بیماری ہو اس کی فی نفسہ اپنی نماز صحیح ہے، کیونکہ فرمان باری تعالی ہے:

**.{حسب استطاعت اللہ تعالی کا تقوی
اختیار کرو}.**

اور فرمان ربانی ہے:

**.{اللہ تعالی کسی جان کو اس کی
استطاعت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا}.**

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
فرمان ہے:

" جب میں تمہیں کوئی حکم دوں تو تم
حسب استطاعت اس پر عمل کرو"

لیکن اس نے جن صحیح اور تندرست لوگوں
کی امامت کروائی ہے ان کی نماز صحیح ہونے میں اختلاف ہے.

اور راجح یہی ہے کہ ان کی نماز بھی
صحیح ہے، لیکن اولی اور بہتر یہی ہے کہ اختلاف سے بچنے کے لیے اسے تندرست اور صحیح
لوگوں کی جماعت نہیں کروانی چاہیے" انتہی

عبدالعزیز بن باز، عبدالرزاق
عفیفی، عبداللہ بن قعود.

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث
العلمیۃ والافتاء (397/7).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے
ہیں :

"اور اس (یعنی پیشاب کی بیماری
والے) کی نماز صحیح اور تندرست امام کے پیچھے صحیح ہے، اس بیماری میں مبتلا شخص کی
امامت کرانے میں بھی نماز صحیح ہے، یہ دو صورتیں ہیں :

اور تیسری صورت یہ ہے کہ : اگر اس
بیماری میں مبتلا شخص صحیح اور تندرست لوگوں کی امامت کروائے، اس میں بعض علماء
کرام کا کہنا ہے کہ یہ صحیح نہیں، اگر اس بیماری میں مبتلا شخص نے صحیح اور تندرست
لوگوں کی امامت کی تو مقتدی کی نماز باطل ہوگی، اور اس کی اپنی نماز بھی باطل ہو
گی، کیونکہ اس نے ایسے لوگوں کی امامت کی نیت کی ہے جن کی امامت کرانی صحیح نہ تھی،
لیکن اگر یہ اس سے جاہل ہو تو اور بات ہے.

اس کی امامت صحیح نہ ہونے کی علت یہ
ہے کہ : اس بیماری میں مبتلا شخص کی حالت صحیح اور تندرست شخص کے علیحدہ ہے، اور یہ
ممکن نہیں کہ مقتدی کی حالت امام سے اعلی ہو.

اور اس میں صحیح قول یہ ہے کہ : پیشاب
کی بیماری میں مبتلا شخص اپنے جیسی بیماری میں متبلا کی امامت بھی کرواسکتا ہے،
اور صحیح اور تندرست لوگوں کی امامت بھی کروانا صحیح ہے.

اس کی دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کے اس فرمان کا عموم ہے :

"لوگوں کی امامت وہ کرائے جو قرآن
مجید کا سب سے زیادہ حافظ ہو"

اس شخص کی نماز صحیح ہے، کیونکہ اس
نے وہ کام کیا جو اس پر واجب تھا، اور جب اس کی نماز صحیح ہے تو اس کی امامت بھی
صحیح ہوگی.

اور ان کا یہ کہنا کہ : مقتدی امام سے
اعلی حالت والا نہیں ہو سکتا، یہ قول اس سے ٹوٹ جاتا ہے کہ تیمم کر کے جماعت کرانے
والے شخص کے پیچھے وضوء والے لوگوں کی نماز صحیح ہے، اور وہ بھی اس کے قائل ہیں،
حالانکہ وضوء والا اعلی حالت میں ہے، لیکن ان کا کہنا ہے کہ : تیمم والے کی طہارت
صحیح ہے، تو ہم کہتے ہیں کہ : جس کو پیشاب کی بیماری ہے اس کی طہارت بھی صحیح ہے "
انتہی

دیکھیں : الشرح الممتع (4/172–
173).

واللہ اعلم.